



فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی

شیخ امین الطواہری حفظہ اللہ

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمین الظواہری حفظہ اللہ..... (۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاتح امت

اور

شکست خوردہ صلیبی

شیخ ایمین الظواہری حفظہ اللہ

(جدید صلیبی جنگ کے نو سال پورا ہونے پر امت کے نام پیغام...)

رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

(جدید صلیبی جنگ کے نو سال پورا ہونے پر امت کے نام پیغام... رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ)

بسم اللہ والحمد للہ والصلوة والسلام علی رسول اللہ و علی آلہ و

صحابہ ومن والاہ۔

ساری دنیا میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پاکستان میں حالیہ سیلاب

میں اپنی گفتگو کا آغاز حالیہ سیلاب سے متاثر پاکستان میں بسنے والی امت مسلمہ سے اظہارِ ہمدردی کے ساتھ کرنا چاہوں گا جو اس وقت شدید دکھ اور تکلیف کی کیفیت میں مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس سیلاب کے نتیجے میں فوت ہو جانے والوں کو جو رحمت میں جگہ عطا کرے، زخمیوں اور بیماروں کو شفا دے اور اپنے فضل سے بیواؤں، یتیموں اور دیگر سگوار لوگوں کو اس سے بہتر عطا فرمائے جو ان سے چھن گیا۔

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمین الطواہری حفظہ اللہ..... (۳)

میری اور میرے دیگر مجاہد بھائیوں کی شدید تمنا ہے کہ کاش ہم پاکستان میں اپنے بھائیوں کے پاس جاسکتے اور اپنی استطاعت کے مطابق ان کی مدد کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم میں سے بہت سوں کو کمیونسٹوں کے خلاف جہاد میں افغانستان کے مسلمانوں کی نصرت کی توفیق دی۔ محض توفیقِ الہی سے ہی ہم میں سے کتنوں نے اس جہاد کے فضائل سمیٹے اور افغانستان کی مقدس سرزمین پر شہادت کی اعلیٰ و ارفع موت سے ہم کنار ہوئے۔ باقی بچ جانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے جہاد کے ساتھ ساتھ امدادی کاموں کی توفیق سے نوازا جس کی مثال شہید عبدالرحمن کنیڈی ہیں جو عالمی صلیبی افواج کی غلام پاکستانی فوج کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

ہماری دلی تمنا تھی کہ ہم اس کام کو کشمیر اور پاکستان میں جاری رکھتے لیکن پاکستان کی نڈر حکومت اور فوج نے واشنگٹن، لندن اور تل ابیب میں بیٹھے طواغیتِ اکبر کے حکم پر ہمیں اس عظیم کام سے مستقل روکے رکھا۔

میں اپنے پاکستانی مسلمان بھائیوں کو یہ یاد دلاتا چلوں کہ متاثرین کو امداد فراہم کرنے میں ناکامی دراصل پاکستان کی خستہ حالی کے بارے میں ان حکمرانوں کی شرمناک غفلت کا نتیجہ ہے۔ اس کالبریا صدر پیرس اور لندن میں مغرب کے ساتھ اپنے تعلقات کی بہتری میں اتنا منہمک ہے کہ اس کے پاس اپنے لوگوں کی ناگفتہ بہ صورتِ حال کے بارے میں سوچنے تک کی فرصت نہیں۔ اس کی اور اس کی مکار فوج کی نقل و حمل اور عیاشیوں کے لیے اعلیٰ درجے کے ہوٹلوں اور گاڑیوں پر بے تحاشا اخراجات کیے جا رہے ہیں جب کہ دوسری طرف پاکستانی مسلمان ایک ایسے محتاج ہیں۔ صلیبیوں کی غلام اور گمشدہ فوج قبائلی علاقوں میں مسلمانوں کو قتل کرنے اور ان کی آبادیوں کو ہمسار کرنے میں اتنی مصروف رہی کہ وہ سیلاب اور بارشوں سے متاثرہ علاقوں میں مسلمانوں کی امداد کے لیے کچھ نہیں کر سکی۔

مطلوبہ امداد پہنچانے میں ناکامی کی ایک وجہ زمین کو فساد سے بھر دینے والے ان خبیث حکمرانوں کے مجرمانہ افعال پر مسلمانانِ پاکستان کی مجرمانہ خاموشی بھی ہے۔ اور یہی خاموشی ان

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمین الظواہری حفظہ اللہ..... (۴)

تمام آفتوں کی بنیاد ہے جو ماضی اور حال میں پاکستان میں بتابہی پھیلا رہی ہیں۔ پاکستان کے حکمران ٹولے اور فوجی مہروں کے ذہنوں پر غیر ملکی مینکوں میں اپنے کھاتے ڈالروں سے بھرنے کی فکر اس قدر طاری ہے کہ انہیں پاکستان اور اہل پاکستان کی کوئی مصیبت یا نہی نہیں۔

میں اپنے آپ کو اور پاکستان میں بسنے والے اپنے مسلمان بھائیوں کو یہ نصیحت کرنا چاہوں گا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہمارا مالک اور حاکم ہے ہمیں مصائب سے نجات دے سکتا ہے۔ صرف وہی اکیلا ہمیں فائدہ پہنچانے اور ہم سے تکلیفوں کو دور کرنے پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ مَنْ يُنَجِّيْكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنْجَيْنَا مِنْ هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيْكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ مُشْرِكُونَ ۝ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيْعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝ (الانعام : ۶۳-۶۵)

”کہو بھلا تمہیں جنگلوں اور دریاؤں کے اندھیروں سے کون نخلصی دیتا ہے؟ (جب) کہ تم اُسے عاجزی سے اور چپکے چپکے پکارتے ہو (اور کہتے ہو) کہ اگر اللہ ہمیں اس (تنگی) سے نجات بخشنے تو ہم اُس کے بہت شکر گزار ہوں۔ کہو کہ اللہ ہی تمہیں اُس (تنگی) سے اور ہر سختی سے نجات بخشتا ہے پھر (تم) اس کے ساتھ شرک کرتے ہو۔ کہہ دو کہ وہ (اس پر بھی) قدرت رکھتا ہے تم پر اوپر کی طرف سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمہیں فرقہ فرقہ کر دے اور ایک کو دوسرے (سے لڑا کر آپس) کی لڑائی کا مزہ چکھادے، دیکھو، ہم اپنی آیتوں کو کس کس طرح بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں۔“

عذاب کیوں آتے ہیں؟

اس لیے جب کبھی بھی ہم کسی مشکل سے دوچار ہوں تو ہمیں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اپنے گناہوں اور جرائم کو اس مصیبت کی وجہ سمجھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَآخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَآءِ لَعَلَّهُمْ
يَتَضَرَّعُونَ ۝ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ
وَزَيَّنَّ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ (الانعام: ۴۲، ۴۳)

”اور ہم نے تم سے پہلے بہت سی اُمتوں کی طرف پیغمبر بھیجے پھر (اُن کی نافرمانیوں کے سبب) ہم انہیں سختیوں اور تکلیفوں میں پکڑتے رہے تاکہ عاجزی کریں۔ تو جب اُن پر ہمارا عذاب آتا رہا تو کیوں نہیں عاجزی کرتے رہے مگر اُن کے تولد ہی سخت ہو گئے تھے اور جو وہ کام کرتے تھے شیطان اُن کو (ان کی نظروں میں) آراستہ کر دکھاتا تھا۔

اس لیے پاکستان میں بسنے والے مسلمان بھائیوں کو یہ نصیحت کروں گا کہ وہ اپنے رب سے تعلق کی اصلاح کریں اور ہر اس اسراف سے جو انہوں نے اپنی جانوں پر کیا اور عقیدے اور شریعت میں فساد ڈالنے والے ہر ایک انحراف سے توبہ کا عزم مصمم کریں۔

لادینیت کا سیلاب

اہل پاکستان کی اکثریت کی اسلام سے حد درجہ دوری کسی سے پوشیدہ نہیں۔ عقائد سیکولرزم کے وسیع پھیلاؤ سے آلودہ ہیں۔ یہ نظام..... جو شریعت کی حاکمیت کا منکر ہے اور جو اسلام کو محض گھر اور مسجد کی چادر یواری میں محدود عقائد و عبادات کا مجموعہ کہتا ہے۔

شرک کی کثرت

ایک اور انحراف صرف اللہ وحدہ لا شریک لہ کے سامنے دستِ دعا بلند کرنے اور سر

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ..... (۶)

جھکانے کے بجائے قبروں کی پوجا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ بھی شرکیات و بدعات کے اور بہت سے افعال ہیں جن میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر شریک سے بالا اور پاک ہے۔ وہی نفع و نقصان پہنچانے پر قادر ہے، وہی رازق ہے، وہی زندہ کرنے اور مارنے پر قدرت رکھتا ہے، اسی اکیلے کے اختیار میں ہے کہ جسے چاہے سیدھا راستہ دکھائے اور جسے چاہے گمراہ کر دے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَأَنَّ الْمَسْجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ۝ وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ فُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ۝ فُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۝ فُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝ (الحج: ۱۸-۲۲)

”اور یہ کہ مسجدیں (خاص) اللہ کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ اور جب اللہ کے بندے (محمد ﷺ) اس کی عبادت کو کھڑے ہوئے تو کافران کے گرد ہجوم لینے کو تھے۔ کہہ دو کہ میں تو اپنے پروردگار ہی کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا۔ یہ بھی کہہ دو کہ میں تمہارے حق میں نقصان اور نفع کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ اللہ (کے عذاب) سے مجھے کوئی پناہ نہیں دے سکتا اور میں اس کے سوا کہیں جائے پناہ نہیں دیکھتا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ... (مسند أحمد)

”جب تو سوال کرے تو صرف اللہ سے کر، جب تو مدد چاہے تو صرف اللہ سے مدد طلب کر.....“

شریعت کی مخالفت

جہاں تک شریعت اسلامیہ کے احکامات کی مخالفت کا معاملہ ہے اس مقصد کی خاطر

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ..... (۷)

پاکستانی حکومت، پاکستانی فوج اور اس کی ایجنسیوں نے افغانستان اور پاکستان میں مجاہدین اسلام کی بیخ کنی کرنے کے لیے تمام حدود کو پار کیا ہے۔ ان مجاہدین کا جرم محض یہ تھا کہ انہوں نے اسلامی سرزمینوں پر غاصبانہ قبضہ کرنے والے اور مقدسات کی توہین کرنے والے کافر صلیبی حملہ آوروں کے خلاف افغانستان اور پاکستان میں علمِ جہاد بلند کیا۔

کفار سے دوستی

پاکستانی حکومت، فوج اور سیکورٹی اداروں نے ایسے فعل کا ارتکاب کیا جو اللہ کے نزدیک شدید ترین جرائم میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۚ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝
(المائدة: ۵۱)

”اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے انہیں دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا“۔ ۵۱۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان کے ذریعے مسلمانوں کے خلاف یہود و نصاریٰ کی معاونت کرنے والوں کے بارے میں بتلایا ہے کہ وہ بھی انہی یہود و نصاریٰ میں سے ہیں۔

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ.....

پھر اللہ تعالیٰ نے اس سب کو بیان کیا جو اہل ایمان کے خلاف کفار سے اتحاد اور ان کی معاونت کا باعث بنتا ہے۔ وہ سب ہے اس فانی دنیا کی فانی لذتوں کی حرص اور ان کے چھن جانے کا خوف۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَنْ تُصِيبَنَا دَآئِرَةٌ ۚ فَعَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهِ

فَيُضْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسْرُوا فِيْ أَنْفُسِهِمْ لَدِيْنٍ ۝ (المائدة: ۵۲)

”تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم انہیں دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے سو قریب ہے کہ اللہ فتح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر یہ اپنے دل کی باتوں کو جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے۔“

وہ مسلمان جو دین کی پیروی کرنا چاہتے ہیں اور دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ منافقین مرتدین کے ان بودے دلائل پر غور کریں جن کا ذکر قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔ کیا انہی دلائل کا استعمال پاکستان کی حکومت، فوج اور سیکورٹی اداروں نے نہیں کیا؟ کیا انہوں نے یہ دلیل نہیں دی کہ اپنے اور پاکستان کے مفادات کے تحفظ کی خاطر انہوں نے افغانستان اور پاکستان کے مسلمانوں کو قتل کرنے، ان کے آبادیوں کو تباہ کرنے، ان کے گھروں کو جلانے اور لاکھوں لوگوں کو بے گھر کرنے کا فیصلہ کیا۔

ان آیات کریمات میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ ان کے اس انحراف اور عظیم معصیت کی وجہ سے ان کے اصل چہروں سے پردہ ہٹ جاتا ہے اور اہل ایمان انہیں پہچان لیتے ہیں۔ ان کے ایمان کے دعوے انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچاتے چاہے وہ اپنے ان دعوؤں کے حق میں بڑی بڑی قسمیں ہی کیوں نہ اٹھائیں۔ ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ خسارہ اٹھانے والوں میں ہو گئے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهْلُؤْاَ الَّذِينَ اقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اِيْمَانِهِمْ اِنَّهُمْ

لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاصْبَحُوا خٰسِرِيْنَ ۝ (المائدة: ۵۳)

”اور (اس وقت) مسلمان (تعجب سے) کہیں گے کہ کیا یہ وہی ہیں جو اللہ کی سخت سخت قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہے؟ ان کے اعمال

اکارت گئے اور وہ خسارے میں پڑ گئے۔

اللہ اپنے دین کو غالب کر کے رہے گا

پھر یہ مقدس آیات اس بات کی وضاحت بھی کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غلبہ دے گا اور اپنے صالح بندوں کو عزت دے گا۔ اور ان مرتدین کے ارتداد کو اپنے لشکروں اور اپنے ان صالح بندوں کے ہاتھوں ذلیل و رسوا کرے گا جو اس کی رضا کے حصول کی خاطر جہاد کرتے ہیں۔ انہیں نہ دشمنانِ دین کی عداوت خوف زدہ کرتی ہے اور نہ ہی وہ ملامت کرنے والوں کی پرواہ کرتے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ
يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ (المائدة : ۵۴)

”اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں، اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں، یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا اور جاننے والا ہے۔“

الحب لله والبغض لله

پھر اللہ تعالیٰ ایک ربانی، توحیدی، ایمانی اصول کو زور دے کر بیان کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اہل ایمان کی دوستی اور ان کی نصرت صرف اللہ کے دین کے لیے، اس کے نبی ﷺ کی سنت کے لیے اور اپنے اہل ایمان بھائیوں کے لیے خاص ہونی چاہیے۔ جو کوئی اس معیار پر پورا اترے گا وہ اللہ کے لشکر کا حصہ ہے۔ فتح اور غلبہ اسی الہی لشکر کے لیے ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمین الظواہری حفظہ اللہ..... (۱۰)

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ
حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

(المائدة : ۵۵، ۵۶)

”تمہارے دوست تو اللہ اور اس کے پیغمبر اور مومن لوگ ہی ہیں جو نماز پڑھتے
اور زکوٰۃ دیتے اور (اللہ کے آگے) جھکتے ہیں۔ ۵۵۔ اور جو شخص اللہ اور اس
کے پیغمبر اور مومنوں سے دوستی کرے گا تو (وہ اللہ کی جماعت میں داخل ہوگا
اور) اللہ کی جماعت ہی غلبہ پانے والی ہے“۔ ۵۶۔

پھر اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو دین اسلام کا مذاق اڑانے والے کفار کی دوستی اور ان کا
اتحادی بننے سے ڈراتے ہوئے فرماتے ہیں:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ
اُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكَافِرَ اَوْلِيَّاءَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
(المائدة : ۵۷)

”اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتابیں دی گئی تھیں ان کو اور
کافروں کو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے دوست نہ بناؤ اور
مومن ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو“۔

سبحان اللہ! کیا یہ نیٹو افواج نہیں ہیں جو پاکستانی حکومت، فوج اور سیکورٹی اداروں کے
تعاون اور ان کی حفاظت میں پاکستان میں گھومتی پھرتی ہیں؟ کیا یہ انہی ممالک کی افواج نہیں ہیں
جن کے ذرائع ابلاغ اور اخبارات میں ہمارے نبی ﷺ کی شان میں اعلانیہ گستاخی کی ناپاک
جسارت کی گئی؟ کیا یہ وہی نہیں ہیں جنہوں نے گوانتانامو، عراق اور دیگر مقامات پر قرآن کریم کی
توہین کی؟

اسلام..... پاکستان میں ایک اجنبی دین

کیا یہ پاکستان کی فوج ہی نہیں ہے جس نے شرعی نظام کے نفاذ کی مخالفت میں لال مسجد کو تباہ کیا اور جلا کر رکھ دیا اور صرف کی قربت اور خوشنودی کی خاطر سینکڑوں طلباء و طالبات کو شہید کیا۔ کیا یہ پاکستان ہی کے ذرائع ابلاغ، اخبارات، کتب اور اشتہارات نہیں ہیں جن میں کھلی معصیت، عریانی اور فسق و فجور کی بھرمار ہے؟ کیا ہلاکت و بربادی کا باعث بننے والے تمام گناہوں جیسے شراب نوشی، منشیات کا استعمال، فحاشی، جوا، سودا اور ہم جنس پرستی کا ارتکاب پاکستان میں منظر عام پر نہیں آیا؟

کیا ابھی بھی توبہ کا وقت نہیں آیا؟ کیا ابھی بھی معصیت کی راہوں سے دین اسلام کی جانب پلٹنے کا وقت نہیں آیا؟ کیا اب بھی آپ کے لیے اپنے عقائد کی اصلاح، گناہوں کو چھوڑنے، اور اہل ایمان سے دوستی اور اہل کفر سے دشمنی اختیار کرتے ہوئے اپنے کارساز اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کا وقت نہیں آیا؟

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

پاکستان میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو! جان لو کہ اللہ تعالیٰ صرف گناہوں میں مبتلا لوگوں کو ہی سزا نہیں دیتا بلکہ ان کو بھی سزا دی جاتی ہے جو ان کی معصیت پر راضی رہتے ہیں اور خاموشی اختیار کیے رکھتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں، زبانوں اور دلوں سے نیکی کا حکم نہیں دیتے اور برائی سے نہیں روکتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَسَأَلْتُهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرْعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ كَذَلِكَ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا قَالُوا مَعذِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنحَنَّا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ

السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝
(الاعراف: ۱۶۳-۱۶۵)

”اور ان سے اُس گاؤں کا حال تو پوچھو جو لبِ دریا واقع تھا جب یہ لوگ ہفتے کے دن کے بارے میں حد سے تجاوز کرنے لگے (یعنی) اس وقت کہ ان کے ہفتے کے دن مچھلیاں ان کے سامنے پانی کے اوپر آتیں اور جب ہفتے کا دن نہ ہوتا تو نہ آتیں، اسی طرح ہم ان لوگوں کو ان کی نافرمانیوں کے سبب آزمائش میں ڈالنے لگے۔ اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ ہلاک کر دینے والا یا سخت عذاب دینے والا ہے تو انہوں نے کہا کہ اس لیے کہ تمہارے رب کے سامنے معذرت کر سکیں اور عجیب نہیں کہ وہ پرہیزگاری اختیار کریں۔ جب انہوں نے ان باتوں کو فراموش کر دیا جن کی اُن کو نصیحت کی گئی تھی تو جو لوگ بُرائی سے منع کرتے تھے اُن کو ہم نے نجات دی اور جو ظلم کرتے تھے اُن کو بُرے عذاب میں پکڑ لیا کہ نافرمانی کئے جاتے تھے۔“

تو اللہ تعالیٰ صرف ان لوگوں کو نجات دیتے ہیں جو دوسروں کو بُرائی سے روکتے ہیں اور باقی لوگوں کو بدترین عذاب میں پکڑ لیتے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: اے لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ..... (الانعام: ۱۰۵)

”اے ایمان والو! اپنی جانوں کی حفاظت کرو جب تم ہدایت پر ہو تو کوئی گمراہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا“.....

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک جو لوگ ظالم کو

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ..... (۱۳)
دیکھیں اور اس کے ہاتھ کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر ڈالے گا۔ (مسند احمد)

پاکستان میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو! اگر افغانستان اور پاکستان میں ہمارے خلاف جدید صلیبی جنگ برپا کرنے والے غنڈے ہمیں آپ کی مدد اور نصرت کے شرف سے روکنے میں کامیاب رہے ہیں تو کم از کم ہماری طرف سے دلی معذرت قبول کریں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے آپ کے لیے رحمت اور غموں اور تکالیف سے نجات کے لیے دعا گو ہیں اور ہر حال میں ہمارا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہی ہے۔

جدید صلیبی جنگ کے نو سال... اور امت کی فتوحات

اس کے بعد میں ساری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کو یہ یاد دہانی کرواؤں گا کہ اس جدید صلیبی جنگ کو شروع ہوئے نو سال پورے ہونے جا رہے ہیں جس کا آغاز امارت اسلامیہ افغانستان پر حملے سے ہوا تھا۔

میں اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے امارت اسلامیہ افغانستان کے جھنڈے تلے امیر المؤمنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ کی قیادت میں مجاہدین کے لیے فتح بہت قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کا اعتراف دوست، دشمن سارے ہی کرتے ہیں۔ کوئی بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا حتیٰ کہ امریکی قیادت میں لڑنے والا صلیبی اتحاد بھی۔ اختلاف صرف اس پر ہے کہ کب اور کیسے۔ تو میں آج صرف افغانستان میں قریبی اور ناگزیر فتح کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہوں گا بلکہ میں ان اسباق اور دروس عبرت پر بھی لب کشائی کرنا چاہتا ہوں جو صلیبیوں اور ان کے گماشتوں کے خلاف پوری اسلامی دنیا... خراسان سے مغرب اسلامی تک... بلکہ صلیبیوں کے اپنے ممالک میں بھی جاری اس نو سالہ جنگ میں جا بجا موجود ہیں۔

میرے خیال میں اہم ترین امر جوان نوسالوں میں واضح ہوا وہ یہ ہے کہ اسلامی دنیا پر حملہ آور مغربی، سیکولر، صلیبی حملہ آوروں سے نمٹنے کے دور استے ہیں۔

پہلا راستہ..... جہاد فی سبیل اللہ

پہلا راستہ اسلامی عقائد کی بنیادوں کو تھامے رکھنے اور جہاد، رباط، ثابت قدمی، اسلامی سرزمینوں اور محرمات کے دفاع کا راستہ ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جو اپنے معاملات، اپنے عقائد، اخلاقی قدروں اور اصولوں پر سمجھوتہ اور سودے بازی کرتے ہوئے امن معاہدے رچانے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ صرف اللہ پر توکل کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ ہی کی رضا کے حصول کی خاطر اور اس کی مدد، اس کے وعدوں کی سچائی اور غلبے کا یقین رکھتے ہوئے دستیاب ہتھیاروں اور وسائل کے ساتھ صلیبی حملہ آوروں کے خلاف لڑائی کا راستہ ہے۔

یہی راستہ خراسان سے مغرب اسلامی تک مجاہدین اور ان کی نصرت و معاونت کرنے والوں کا راستہ ہے۔

دوسرا راستہ..... غلامی

جہاں تک دوسرے راستے کا معاملہ ہے وہ غلامی، مفاہمت، انحراف اور اسلام کی بنیادوں، احکامات، شریعہ اور مسلمانوں کی عزت و حرمت کی سودے بازی کا راستہ ہے۔

ان میں ایسی جماعتیں بھی ہیں جو عقائد کی خرابی کا شکار ہیں اور ذلت و شکست کو ذہناً قبول کر چکی ہیں۔ انہیں زندگی کے چھن جانے کا ڈر ہے، کفار کے ممالک میں رہائش کے طلب گار ہیں اور ان کی شہریت کی بھیک مانگتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ سیاست کے میدانوں کے ماہر ہیں لیکن درحقیقت وہ مغرب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے لادینی، قوم پرستی، جمہوریت اور ایسے ہی دیگر نظریاتی بتوں کو پوجتے ہیں جن کی بنیاد مغرب کی لادین فکر ہے۔

یہی طرز عمل لادینیت کی طرف گامزن خود کو اسلامی کہنے والی کچھ تحریکوں کا بھی ہے۔ یہ مغرب کی قربت کی طالب ہیں اور اپنے آپ کو قومی ریاست (جو کہ درحقیقت ملحد ریاست کا نیا نام ہے) کے تصور پر یقین رکھنے والی تحریکوں کے طور پر ظاہر کرتی ہیں۔ یہ وطن کی بنیاد پر بننے والے رشتوں کو دوسرے تمام رشتوں پر مقدم رکھتی ہیں اور اس کے علاوہ بھی بہت سے ایسے تباہ کن نظریات

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمین الطواہری حفظہ اللہ..... (۱۵)

کی حامل ہیں، جو انہیں مغرب کی مادہ پرستانہ، ناقص اور فساد زدہ عقل سے بھیک میں ملے ہیں۔
یہ تحریکیں لادین صلیبی مغرب کی جانب سے جہاد کے لیے استعمال کئے گئے لفظ
دہشت گردی سے بھی برأت کا اظہار کرتی ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد سے مغربی مسلط کردہ
عالمی نظام کو اختیار کرنے پر مکمل طور پر آمادہ نظر آتی ہیں۔ اس نظام کی بنیاد جنگل کا قانون ہے، یعنی
طاقتور کی کمزور پر حکومت۔ سیکورٹی کونسل اور تیسری دنیا کے ممالک میں بھی..... اور خصوصاً مشرقی
ترکستان سے لے کر اندلس میں سبتہ اور ملیبیہ تک پھیلی اسلامی دنیا کے مختلف حصوں میں۔

جہاد... واحد حل

اس لیے امت مسلمہ کو مزاحمت اور دفاع کے اس تاب ناک تجربے پر اچھی طرح غور
کرنا چاہیے جو محض اللہ تعالیٰ کے کلمے کی بلندی کے لیے... وطنیت، قومیت اور لادینیت کے تمام
بتوں سے پاک جہاد فی سبیل اللہ کا نتیجہ ہے۔

اس تجربے میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے استطاعت نہ ہونے (یعنی مغرب کے
مقابلے میں مسلمانوں کی کمزوری) کے شبہات کا عملی رد بھی موجود ہے، جس کو بہانہ بنا کر مسلمان
صلیبی امریکا کی صفوں میں شامل ہوئے اور ان کے جھنڈے تلے افغانستان میں اپنے مسلمان
بھائیوں کے خلاف لڑنے اور انہیں قتل کرنے کا راستہ اختیار کیا۔ یہ وہ راستہ ہے..... جس پر چل کر
ترکی میں مہار دین کافر نس میں ایک نئی قادیانی تحریک کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے سربراہان جو جہاد،
دعوت اور اسلامی تحریکوں سے خود کو منسوب کرتے ہیں امریکی ٹینکوں کی چھتوں پر..... ان کے
میزائیلوں کے سائے میں..... کابل اور بغداد میں داخل ہوئے۔ یہ وہ راستہ ہے..... جو ہمارے
دارالحکومتوں میں حکومتوں کی منظوری کے لیے بھیک مانگنا سکھاتا ہے کہ ان حکمرانوں کو مسلمانوں
کے جائز حکمران تسلیم کر لیا جائے حالانکہ وہ مسلمانوں کے خلاف لادین صلیبی مغرب کے اتحادی
ہیں۔ یہ نااہلی کا وہ راستہ ہے جو لادین قوانین کی حکمرانی کو صحیح مانتے ہوئے، انہی کے دائرہ کار میں
کام کرتے ہوئے اور انہی قوانین کے مطابق جعلی انتخابات میں حصہ لیتے ہوئے تبدیلی لانے کا

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمین الطواہری حفظہ اللہ..... (۱۶)

دعوئی کرتا ہے۔ اس راستے کی تجویز دینے والے اس حال کو پہنچ چکے ہیں کہ وہ بے دین محمد البرادعی کی صدارت کے ذریعے تبدیلی کی آس لگاتے ہیں، جسے امریکا نے اپنے مفادات کی حفاظت اور مصری حزب مخالف کو امریکی خواہشات کے مطابق قابو میں رکھنے کے لیے ہم پر مسلط کیا..... بالکل اس طرح جیسے یہ شخص جو ہری توانائی کے عالمی ادارے کو انہی خطوط پر چلا رہا ہے۔

مسلم ممالک میں صلیبی مغرب کا تیلی تماشا

پاکستان کی مثال

درحقیقت محمد البرادعی، حسنی مبارک، زرداری اور مشرف میں صرف ناموں کا فرق ہے۔ یہ وہی پرانا امریکی کھیل ہے۔ امریکا اور مغرب نے پاکستان میں مشرف کی حمایت تب کی جب اس نے افغانستان اور پاکستان میں مسلمانوں کا خون بہانے اور ان کی آبادیوں کو تباہ کرنے میں ان کی معاونت کی حالانکہ اس سے پہلے وہ اس پر تنقید کرتے تھے۔ جب اس نے اس طرح کے بے شمار جرائم کا ارتکاب کر لیا اور امریکا نے اسے لال مسجد کو تباہ و برباد کرنے کے لیے بھی استعمال کر لیا تب اس کی حقیقت کھلنے کے ڈر سے اور عوام کی مخالفت بڑھنے کے پیش نظر امریکا کی نظر کرم بے نظیر پر پڑی۔ تب مشرف کی جبری برطرفی سے پہلے اس کے جرائم کو معاف کروایا گیا۔ اور پھر بے نظیر کو پاکستان واپس بھیجا گیا اور اس کے لیے انتخابات میں جیت کی راہ ہموار کی گئی۔ ایسا کھیل اکثر ہمارے ممالک کے انتخابات میں دیکھنے میں آتا ہے۔ یہ وہ منصوبے ہیں جو امریکا نے بڑی مہارت سے اپنی دولت، میزائلوں اور ٹینکوں کے ذریعے پاکستان اور افغانستان میں مکمل کیے۔

امریکا نے بینظیر سے سودے بازی یہ کی کہ اسے اقتدار اس قیمت پر عنایت کیا جائے گا کہ وہ امریکا کو افغانستان اور پاکستان میں مسلمانوں کو قتل کرنے کی کھلی چھوٹ دے۔ آزادی اور رائے عامہ کے نام پر لوگوں کی منتخب کردہ جمہوری حکومت کے لہادے میں بے نظیر یہ کھیل مشرف سے کئی گنا اچھے انداز میں کھیل سکتی تھی۔

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ..... (۱۷)

بینظیر کے قتل پر امریکا نے زرداری کو اقتدار میں لا کر اپنے نقصان کی تلافی کی۔ مسٹرٹن پرسنٹ (10%) جو اپنی ٹوٹ مار اور بدعنوانی کے جرائم کی وجہ سے ایک عالمی بھگوڑا تھا... اب مسٹر ہنڈریڈ پرسنٹ (100%) بن گیا۔ اس نے امریکا کا ہر حکم مانا اور اسے وہ سہولیات بھی فراہم کیں جن کے لیے پاکستانی فوج اپنی کمینگی کے باوجود پہلے تیار نہیں تھی۔ یہ سارا کھیل بھی جمہوریت، آزادی اور رائے عامہ کے نام پر کھیلا گیا۔ اور اس کے لیے ”شفاف“ اور ”بے داغ“ انتخابات کی بنیاد پر این آر او کے ذریعے زرداری اور اس کے وزراء کے خلاف مقدمہ چلانے کی تمام کوششوں کو ناکام بنایا گیا۔

سرزمین مصر میں امریکا کا مکروہ کھیل

اب وہ اس سارے غلیظ کھیل کو مصر میں بھی دہرانا چاہتے ہیں۔ حسنی مبارک کو تو، امریکا، خطے میں اپنے ہولناک جرائم کے ارتکاب کے لیے اس سے اس کے بس کے مطابق استعمال کر چکا ہے۔ اسلامی تحریکوں کے خلاف سفاکانہ کارروائیوں سے لے کر عراق کے محاصرے تک..... اور عراق و افغانستان میں بم باری میں شمولیت سے لے کر غزہ کے محاصرے تک۔ اور جب مبارک بدعنوانی، فساد، چوری اور غدار کی علامت بن گیا اور امریکا نے دیکھا کہ اقتدار اس کے بیٹے کو منتقل کرنا مزید بے چینی اور مشکلات کا باعث بن سکتا ہے... تو انہوں نے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے اپنے منظور نظر ڈاکٹر محمد البرادی کی صورت میں ایک نئے مہرے کو آزمانے کا فیصلہ کیا، جسے مصر کے کچھ لوگ اپنے مشہور طنزیہ انداز میں ”البرادی الہمنظر“ کہتے ہیں۔

اس لیے امریکا یا تو البرادی کو مشرقی طرز انتخابات کے مطابق اقتدار میں لائے گا، جیسے انہوں نے پاکستان میں کیا یا وہ اسے حزب مخالف کے قائد کے کی حیثیت سے جمال مبارک کے گلے کے کانٹے کے طور پر رکھے گا تا کہ دونوں باہم مشاورت سے قیصر واشنگٹن اور جدید صلیبی جنگ کے قائد کی خدمت گزاری اور فرماں برداری کر سکیں۔

ڈاکٹر البرادی ساری عمر اس اقوام متحدہ کی خدمت گزاری کے بعد واپس مصر لوٹا ہے

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ..... (۱۸)

جس کا مقصد ظالم اقوام کا مظلوم اقوام پر تسلط قائم رکھنا ہے۔ وہ اپنی ساری زندگی عراق، ایران، شمالی کوریا، پاکستان، لیبیا اور شام میں معائنہ کاری کرنے اور جوہری ہتھیاروں کی بوسونگھتے رہنے کے بعد لوٹا ہے۔ اس میں امریکا، برطانیہ، فرانس اور دوسرے ظالم ممالک کے پاس موجود وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہر قسم کے ہتھیاروں کے پہاڑوں کے بارے میں ایک لفظ بولنے کی بھی جرأت نہیں ہے۔ وہ برسوں اُس عالمی کفری نظام کی خدمت بجالانے کے بعد ایک وفادار نوکر کے طور پر مصر لوٹا ہے جسے جنگِ عظیم دوم کے بعد سے مغرب نے اقوامِ عالم پر جبری مسلط کر رکھا ہے۔

یہ وہی البرادی ہے جسے اس کی خدمت گزاری سے خوش ہو کر عالمی برادری نے امن کا نوبل انعام دیا۔ یہ وہی انعام ہے جو اس سے پہلے بھی ایک سے ایک بڑے مجرم کو دیا گیا، مثلاً بیگن، سادات، نجیب محفوظ اور اباما۔

البرادی کو حسنی مبارک کے قہر سے بچانے کے لیے امریکا نے اسے یہ حفاظتی حصار فراہم کیا ہے، جس کی آڑ میں آج یہ مصر میں آزادانہ گھوم پھر رہا ہے۔ حالانکہ مبارک خود کولاکار نے والے کسی بھی شخص سے انتقام میں کسی نرمی کا روادار نہیں ہے۔ جس نے صرف اپنے لوگوں پر تشدد کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس نے اس جدید صلیبی جنگ کے دوران مصر کو ایک عالمی اذیت خانے میں تبدیل کر دیا ہے۔

مگر یہ جلا د امریکا کی طرف سے بھیجے گئے اس نئے منجر کے سامنے بھیگی بلی بنا کھڑا ہے اور پورا مصر اقوامِ متحدہ کے اس پرانے نوکر کی واپس آمد پر اسے دیکھنے کے لیے گویا جاگ اٹھا ہے۔ وہ واپسی کے بعد ہر طرف آزادانہ گھوم پھر رہا ہے اور آزادی، جمہوریت اور بہت سی دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ... یہ مت بھولے کہ... لادینیت کی بھی خوش خبریاں سن رہا ہے۔

کوئی یہ سوال اٹھا سکتا ہے کہ اگر البرادی تبدیلی لاسکتا ہے تو ہم کیوں نہ اس کی حمایت کریں؟ یہ سوال تقاضا کرتا ہے کہ سوال کرنے والے پر دنیا اور اس کی تاریخ کے کچھ حقائق واضح

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ..... (۱۹)

کیے جائیں۔ جو کوئی تبدیلی کا خواہاں ہو اسے اپنے آپ سے یہ سوال لازماً کرنا چاہیے کہ وہ کیسی تبدیلی چاہتا ہے اور یہ تبدیلی کیسے لائی جاسکتی ہے؟

ہم کیسی تبدیلی چاہتے ہیں؟

البرادی کا مقصد کیا ہے؟ شریعت کے تابع، مظلوموں کی نصرت کرنے والی، عدل و انصاف عام کرنے والی اور شوریٰ کا قیام عمل میں لانے والی اسلامی حکومت کا قیام یا امریکا کی ہدایات پر بنی ہوئی ایک بدنما، مسخ شدہ لادین ریاست کا قیام؟

تبدیلی کیسے لائی جاسکتی ہے؟

تبدیلی کیسے لائی جاسکتی ہے؟ امن پسندی، عارضی صلح، اپنی سلامتی کو مقدم جاننے اور عالمی مغربی صلیبی لادین اداروں کے سامنے سر جھکانے سے..... یا پھر جہاد، مزاحمت، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا راستہ اختیار کرنے سے.....؟ کمزوری، گداگری اور استحصال کے ذریعے سے..... یا پھر اپنے عقائد پر استقامت دکھاتے ہوئے، مجاہدین کے راستے پر چل کر۔ وہ راستہ جس نے امریکا کو عراق و افغانستان سے انخلا کے اعلانات کرنے اور اپنے ان منصوبوں کو سمیٹنے پر مجبور کر دیا ہے جن پر وہ اسلامی کہلائی جانے والی عالمی تحریکوں کے بڑے بڑے ناموں کے ساتھ مل کر عمل پیرا تھا۔ ان بڑے بڑے ناموں نے ان کے ٹیکوں پر سوار ہو کر کابل اور بغداد کا رخ کیا تھا جیسے فقہائے صلیب، مار دین کے نئے قادیانی اور عراق، ایران اور افغانستان میں سر کردہ شیعہ مفکرین۔

مصر یا اسلامی دنیا میں کسی بھی جگہ زرداری، شیخ شریف، کرزئی، یا البرادی کے ساتھ چل کر حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی۔ متکبر عالمی نظام کے پروردہ لادین نظاموں کے جھنڈے تلے رہ کر تبدیلی کی توقع رکھنا عبث ہے۔

تبدیلی لانے کے لیے مجاہدے، مزاحمت، مدافعت، حق گوئی، عقائد میں پختگی، ثابت قدمی اور اسے منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے قربانی، جان و مال سے اللہ کے راستے میں جہاد اور

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ..... (۲۰)

اپنے ہاتھوں، زبانوں اور دلوں کے ساتھ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی راہ اپنانی ہوگی۔

حقائق کا فہم

تبدیلی کے لیے پہلا کام حقائق کا فہم ہے اور ان حقائق میں نمایاں ترین عقیدہ توحید ہے۔ یہی عقیدہ لازماً ہر نظام و دستور اور نصب العین کی اساس ہونا چاہیے۔ ان حقائق میں دوسری حقیقت امت مسلمہ اور اس کے بیرونی حملہ آور دشمنوں اور ان کے مقامی گماشتوں کے درمیان جاری جنگ کے مقاصد اور اس کی اہمیت کا ادراک ہے۔ اور اس حقیقت کا ادراک بھی لازم ہے کہ ہماری دنیا و آخرت کی عزت و کرامت اور کامیابی کی ضمانت تبھی دی جاسکتی ہے جب ہم ان دونوں گروہوں کو شکست سے دوچار کریں۔

اس بات کا شعور امت کے اندر عام کرنا غایت درجہ اہمیت کا حامل ہے..... کہ شرک کی فریب کاریوں، شریعت کے علاوہ دیگر تمام نظاموں کی حاکمیت اور اسلام دشمنوں کی غلامی کو توحید کے نور، شریعت کی حاکمیت اور اسلام دشمنوں سے نجات سے بدلنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

ہمیں اس احقانہ سوچ سے بھی نجات پانا ہوگی کہ ہم امریکا کے زیر اثر رہ کر اور اس کے خدمت گزار حکمرانوں کا ساتھ دے کر بھی کوئی تبدیلی لاسکتے ہیں اور اپنی آزادی اور عزت و کرامت بحال کر سکتے ہیں۔

اگر یہ شعور امت مسلمہ کی صفوں میں پھیل جائے تو پھر مطلوبہ تبدیلی کی طرف لے جانے والے دیگر مراحل اس کے بعد طے ہوتے جائیں گے۔

اس لیے میری ہر اس آزاد اور شریف النفس مسلمان سے درخواست ہے جو دین اسلام کی اطاعت بجالانے اور عزت و کرامت کے حصول کا خواہش مند ہے کہ وہ اس شعور کو پھیلانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے۔ یہ شعور کہ ہمیں جس ذلت آمیز صورت حال کا سامنا ہے یہ کسی صورت بھی قابل قبول نہیں ہے کیوں کہ یہ شریعت سے انحراف، جابر اور متکبر قوتوں کے سامنے سر

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمین الظواہری حفظہ اللہ..... (۲۱)

جھکانے، سیاسی استبداد کی سنگینی، مالی بدعنوانی، اجتماعی ظلم اور اخلاقی اقدار کے خاتمے کا دوسرا نام ہے۔ اس بات کا شعور کہ ہمارا مطلوبہ ہدف اور مقصد شریعت کی حاکمیت، متکبر عالمی نظام سے نجات، اسلامی سرزمینوں کی آزادی، عدل و انصاف کو عام کرنا، شوریٰ کا قیام اور امت کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ اپنے حکام کا محاسبہ کر سکے۔ اس کے ساتھ یہ شعور بھی عام کرنا ہے کہ یہ ہدف گداگری، دین سے انحراف اور موجودہ صورتِ حال پر چپ سادھ کے بیٹھے رہنے سے حاصل نہیں ہوگا بلکہ اس کے حصول کے لیے، جہاد، جان و مال کی قربانی اور نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کی راہ پر چلنا ہوگا۔

اس لیے اپنے دین، عزت اور کرامت کے لیے حریص ہر آزاد اور معزز مسلمان سے میری درخواست ہے کہ وہ جدید صلیبیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ان دونوں راستوں کا موازنہ کرے۔ ایک... جہاد، اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اپنے ہاتھ اور زبان سے بڑے بڑے مجرموں کا مقابلہ کرنے کا راستہ... اور دوسرا... غلامی، گداگری اور بیتِ ایض میں بیٹھے قصر کی خوشنودی پانے کے لیے کسی بھی موقعے کی تاک میں رہنے کا راستہ!

راہ جہاد میں کامیابیاں

عزت و جہاد کے راستے پر چلنے والوں نے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے ایسی کامیابیاں حاصل کی ہیں جن کا تصور بھی اللہ اور یومِ آخرت پر یقین نہ رکھنے والے تماش بین نہیں کر سکتے۔ ایک طرف سارے صلیبی مغرب کو ساتھ لیے امریکا کی قیادت میں جی ایٹ کہلانے والے وقت کے فراعنہ اور ان کے کیل کانٹے سے لیس لشکر اور ان کے غلام ہیں..... اور دوسری طرف دنیاوی اسباب اور وسائل سے محروم لیکن ایمان کی دولت سے مالا مال مٹھی بھر مجاہدین۔ دنیاوی اور مادی معیارات سے دیکھا جائے تو دونوں لشکروں کے درمیان کوئی موازنہ کیا ہی نہیں جاسکتا۔

لیکن یہ دنیاوی اور مادیات پرستانہ معیارات ان بنیادی قوانین کو نظر انداز کر دیتے ہیں جن کے مطابق اس کائنات کا نظام چل رہا ہے اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں

فرماتے ہیں:

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝

(البقرة : ۲۴۹)

”کئی بار چھوٹی سی جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آئی ہے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسُكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللَّهُ أَن يَكْفِيَ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيلًا ۝

(النساء : ۸۴)

”تو (اے محمد ﷺ) تم اللہ کی راہ میں لڑو تم اپنے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں ہو اور مومنوں کو بھی ترغیب دو قریب ہے کہ اللہ کافروں کی لڑائی کو بند کر دے اور اللہ لڑائی کے اعتبار سے بہت سخت ہے اور سزا کے لحاظ سے بھی بہت سخت ہے۔“

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۝ وَنُفَصِّلُ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ نُرِى فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝ (القصص : ۲۵، ۲۶)

”اور ہم چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور کر دیئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک کا) وارث کریں۔ اور ملک میں ان کو قدرت دیں اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر کو وہ چیز دکھادیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔“

صرف اللہ تعالیٰ کے سہارے پر جہاد کے راستے سے ہی بڑے بڑے مجرموں کا کامیابی سے حساب بے باک کیا گیا ہے اور انہیں ہزیمت سے دوچار کیا گیا ہے۔ وہ مسلسل فوجی اور اقتصادی نقصان کا شکار ہیں، یہاں تک کہ انہوں نے عراق اور افغانستان سے انخلا کے

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ..... (۲۳)

اعلانات بھی کر دیے ہیں۔ مجاہدین، امریکا اور اس کے اتحادیوں کی صورت میں ان بڑے بڑے مجرموں کے ساتھ مسلسل برسرِ پیکار ہیں جب کہ کمزوری اور ناتوانی کی طرف بلانے والے داعیان، فقہائے صلیب، بھکاری علماء اور خود کو اسلام کی طرف منسوب کرنے والی لادین تحریکوں کے قائدین ان کی پیٹھ میں خنجر گھونپ رہے ہیں۔

لیکن ان تمام دشمنوں اور درپیش معرکوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اپنے مجاہد بندوں کو ثابت قدمی عطا کی ہے، انہیں اپنی تائید اور نصرت سے نوازا ہے، انہوں نے صلیبیوں اور ان کے گماشتوں کی صفوں میں کھلبلی مچا رکھی ہے اور ان کے دلوں کو دہشت زدہ کر رکھا ہے۔

قوم پرستوں اور نام نہاد اسلامی تحریکوں کا کردار

نوسال عراق اور افغانستان میں مار کھانے کے بعد صلیبی مغرب کو احساس ہوا ہے کہ اس کے لیے فیصلہ کن فوجی فتح ناممکن ہے۔ اس لیے اب وہ دھوکہ دہی، جاسوس بنانے اور رشوت کے ذریعے لوگوں کے ضمیر خریدنے جیسے داؤ پیچ آزما رہے ہیں۔ مغرب اس امت کو جہاد، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، توحید سے چٹے رہنے اور شریعت کی حاکمیت قائم کرنے سے روکنے کے لیے قوم پرستانہ تحریکوں کے ایک بڑے حصے اور خود کو اسلام سے منسوب کرنے والی عالمی تحریکوں کے ارکان کی ایک بڑی تعداد کو اپنی صفوں میں شامل کر چکا ہے۔

فلسطین... اور قوم پرستی کا ناسور

سب سے مشہور قوم پرستانہ تحریک جسے مغرب نے اپنی صفوں میں شامل کیا ہے وہ الفتح تحریک ہے جس کا دعویٰ تھا کہ وہ اہم ترین مسئلہ قومیت کے دفاع میں مصروف ہے۔ انہوں نے اپنی قومیت کو بیچ ڈالا، اپنی قوم کی زمین جسے وہ تاریخی فلسطین کہتے ہیں اس کے ایک بڑے حصے پر اسرائیل کے قبضے کو تسلیم کر لیا اور ان علاقوں میں یہودی آبادکاروں کے حق شہریت کو بھی تسلیم کر لیا جن پر اسرائیل نے ۱۹۴۸ء میں قبضہ کیا تھا۔ یوں ان قوم پرستوں نے اپنی قوم اور زمین کا سودا کیا۔ ان کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی بتوں کی پوجا کرنے والا شخص کھجوروں کو بت کی شکل میں

ڈھالے اور پھر بھوک لگنے پر انہیں کھا جائے۔

اس لیے میں اپنے فلسطین کے مسلمان بھائیوں کو یہ نصیحت کرنا چاہوں گا کہ وہ ان دونوں راستوں میں تمیز کریں۔ ایک تو مغرب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ذلت اور لادینیت کا تعفن زدہ راستہ ہے جو اسرائیلی سیکورٹی اداروں سے تعاون اور مغرب اور خطے میں موجود ان کے گماشتوں سے اتحاد سکھلاتا ہے۔ یہی راستہ فلسطینی حکومت اور بغیر کسی استثناء کے تمام عرب ممالک کا ہے، اس میں قطعاً کوئی استثناء نہیں۔ سوائے ان کے اعلان کردہ غلامی کے درجوں کے... کہ ان کے سر امریکا اور مغرب کے در پر جھکنے کے لیے کس حد تک تیار ہیں۔ جہاں تک حقیقی تعاون کا معاملہ ہے تو یہ وہ کام ہر سطح پر کر رہے ہیں۔

ان سب نے بارہا اس فلسطین سے دست برداری اختیار کی ہے جسے وہ ”تاریخی فلسطین“ کہتے ہیں۔ ان کا تازہ ثبوت عربوں حکمرانوں کی طرف سے شروع کی گئی وہ مہم ہے جس کے تحت انہوں نے فلسطین کے بڑے حصے کا سودا کر لیا ہے۔ یہاں تک کہ اسرائیل سے صلح کی بات چیت کے آغاز کے لیے ہی انہوں نے فلسطینیوں کی اپنی سرزمین پر واپسی کے حق سے بھی دست برداری اختیار کر لی ہے۔

فلسطین پر یہ سودے بازی صرف ان کی قومی حکومت اور عرب ممالک تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ بائیں بازو کی ان تمام قوم پرست تحریکوں تک پھیلی ہوئی ہے جو عالمی نظام کی بالادستی کو تسلیم کرتی ہیں اور اسلامی سرزمینوں کو غصب کرنے والی اقوام متحدہ کے قوانین کو پوجتی ہیں۔

لادینیت اور پسپائی کے اس راستے نے فلسطین کی نام نہاد اسلامی تحریکوں کے سیاسی قائدین کو ایک قومی ریاست (national state) کے بنیادی اصولوں کو تسلیم کرنے پر اکسایا... یا بالفاظ دیگر سائیکس پیکو معاہدے کو قبول کر لیا گیا۔ انہی اصولوں کی بنیاد پر وہ جمہوریت یا نام نہاد اکثریت کی حاکمیت کا اقرار کرتے ہیں... یعنی وہ شریعت کی حاکمیت نہیں چاہتے۔ ان ہی اصولوں کی بنیاد پر فلسطین میں مغرب اور اسرائیل کے خائن گماشتوں کو قبول کیا جاتا ہے۔ محمود

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ..... (۲۵)

عباس کے اقتدار کو سندِ جواز فراہم کی جاتی ہے اور اس میں عملاً شمولیت اختیار کی جاتی ہے۔ قومی یکجہتی کی آڑ میں غداروں کے ساتھ اتحاد کی ضرورت پیش آتی ہے۔ محمود عباس کو فلسطینیوں کی طرف سے مذاکرات کا اختیار فراہم کیا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے فلسطین کی تقسیم کی جاتی ہے اور مکہ معاہدے کے مطابق اس کے بڑے حصے پر اسرائیل کا ناجائز تسلط برداشت کر لیا جاتا ہے۔

لادینیت اور پسپائی کے اس راستے کے مقابلے میں وہ راستہ ہے جو شریعت کی حاکمیت، امتِ مسلمہ کی وحدت، اسلامی اخوت اور مسلمانوں کے سارے ممالک کو ایک ہی ملک گردانے پر یقین رکھتا ہے۔ یہ چیچنیا کے مجاہدین سے لاطلفی نہیں سکھاتا بلکہ اسلام کے کسی بھی ضابطے سے انحراف اور دین، شرافت اور اسلامی سرزمینوں پر سودے بازی کے ہر معاملے سے برأت کا درس دیتا ہے۔

امریکا کی قیادت میں مغربی اقوام اور ان کی راہ پر چلنے والے تمام ممالک اور حکومتیں اس راستے اور طریقہ کار کے خلاف متحد ہو چکی ہیں لیکن یہی راستہ امت کے لیے امید کی کرن ہے۔

منہج کتاب و سنت... مسئلہ فلسطین کا واحد حل

یہ راستہ خالص ترین منہج اور صحیح ترین عقائد والا راستہ ہے۔ اس راستے کی بنیاد کتاب و سنت کے صریح اور قطعی دلائل ہیں۔ امتِ مسلمہ کے سیاسی اور تاریخی حقائق بھی اس کی صداقت پر شاہد ہیں۔ یہ نہ تو فقہائے صلیب کے فتوؤں پر یقین رکھتا ہے نہ ہی ریاض، قاہرہ اور قطر کے درباری علماء کے فتاویٰ پر۔

فلسطین کے مسلمانوں کو لازماً اپنے راستے اور اپنے مقاصد کے بارے میں فیصلہ کرنا

چاہیے۔

کیا وہ اپنی زمین پر اللہ تعالیٰ کی شریعت کا قیام چاہتے ہیں اور ساری اسلامی سرزمینوں

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ..... (۲۶)

سے غاصب حملہ آوروں کو نکال باہر کرنا چاہتے ہیں، جن کے بارے میں فقہاء کا اجماع ہے کہ وہ ایک ہی ملک کی مانند ہیں؟

..... یا وہ عالمی سازشوں کی آماج گاہ بن جانے والی ایک مریل اور ذلت پر آمادہ

لا دین ریاست کا قیام چاہتے ہیں؟

پہلی صورت جو فلسطین میں ایک اسلامی حکومت کے قیام اور ساری اسلامی سرزمینوں سے غاصب حملہ آوروں کو مار بھگانے کی متقاضی ہے اس کا طریقہ کار ان عرب ممالک سے مذاکرات کی راہ اپنانا ہرگز نہیں جو درحقیقت فلسطین پر سودے بازی کر چکے ہیں اور وہ فلسطینی تحریکوں کو اپنے ممالک میں اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

یہ صورت کوئی اور راستہ اور منہج اپنانے کا تقاضا کرتی ہے۔ وہ راستہ جس پر عمل پیرا ہو کر مجاہدین نے عراق اور افغانستان میں صلیبی حملہ آوروں کو انخلا کے اعلانات کرنے پر مجبور کیا ہے۔

اس لیے اے میری محبوب امتِ مسلمہ مغرب کے اکابر مجرمین پہلے کی طرح ابھی بھی اپنی اور اپنے گماشتوں کی مدد کے لیے مسلسل ایسے لوگوں کی تلاش میں کوشاں ہیں جو اپنے آپ کو اسلامی تحریکوں سے منسوب کرتے ہیں۔ اسی طرح درباری علماء، حکومتوں کے تنخواہ دار اور اعلیٰ عہدوں پر فائز وظیفہ خور فقہاء کی طلب بھی ان کو مسلسل رہتی ہے۔

صلیبی جنگ اور پیٹ کے پجاریوں کا کردار

افغانستان میں خود کو مجاہد کہنے والوں نے اس وقت امریکی ٹینکوں پر سوار ہو کر کابل کا رخ کیا جب اسے سات ٹن وزنی ڈیزل کٹریموں سے تباہ و برباد کر دیا گیا۔ لیکن اس کے باوجود بھی اخوان المسلمین کی عالمی تنظیم نے ان سے اظہارِ برأت نہیں کیا۔

عراق میں سیتیانی اور دوسرے سرکردہ شیعہ مفکرین نے فتوے دیے کہ اسلامی سرزمینوں پر حملہ آور قابض افواج کے خلاف لڑنا صحیح نہیں۔ مجلسِ بریر کے اراکین میں سے جہاں اخوان کے کچھ قائدین تھے، وہیں ہاشمی کی حزبِ استسلا می سی آئی اے کی شاخ کے طور پر کام کر رہی

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ..... (۲۷)

تھی۔ لیکن اس کے باوجود بھی اخوان المسلمین کی عالمی تنظیم نے ان سے اظہارِ برأت نہیں کیا۔

جزیرۃ العرب میں درباری علماء نے اپنے عقیدہ توحید کو وحدتِ ادیان سے بدل دیا۔ انہی درباری علماء نے امریکا کے غلام حکمرانوں کے بارے میں فتویٰ دیا کہ وہ مسلمانوں کے جائز حکمران ہیں... تاکہ لاکھوں حملہ آور غاصب افواج کی جزیرۃ العرب میں آمد کو جواز فراہم کیا جاسکے۔ انہی پیٹ کے پجاریوں نے عراق کے جہاد کو فتنے سے تعبیر کرتے ہوئے اس میں شمولیت سے باز رہنے کا فتویٰ دیا۔ انہوں نے ہی غزہ کے مسلمانوں کی نصرت کے لیے آواز اٹھانے کی ممانعت کا فتویٰ دیا... کیوں کہ ان کے بقول یہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دینے والا فعل ہے۔ اور اسی طرح جزیرۃ العرب میں خود کو اسلامی تحریکوں سے منسوب کرنے والے ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے علی عبد اللہ صالح کو مسلمانوں کا جائز حکمران مانتے ہوئے اس کی بیعت کی... کیوں کہ امریکا نے اسے مسلمانوں کے جائز حکمران کے طور پر منظور کر لیا تھا۔

صومالیہ... ارضِ توحید

صومالیہ میں سابقہ اسلامی عدالتوں کا سربراہ شیخ شریف احمد مغربی صلیبوں اور مشرق و مغرب کے غاصبوں کو مدد کے لیے پکارتا رہا کہ اس کی کرسی اقتدار کو مضبوط کیا جائے۔ لیکن توحید کے شیر اس کی گھات میں تھے۔ انہوں نے اس کی حکومت کو چند کلومیٹر تک محدود کر دیا اور صومالیہ کے مسلمانوں کو امت کے دشمن غاصب حملہ آوروں اور ان کے خائن گماشتوں کے ساتھ جہاد کے لیے سبکا کیا۔ جو بھی علاقہ انہوں نے آزاد کروایا اس پر شریعت کی حاکمیت قائم کی، عدل و انصاف پھیلایا، علمِ نافع سکھایا اور صحیح عقائد کی دعوت عام کی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی نصرت اور توفیق سے انہوں نے دشمن کے مقابلے میں قلیل تعداد اور وسائل کے باوجود اسلام کی نصرت اور شمالی افریقہ میں جہاد کے لیے ایک نئے قلعے کی بنیاد رکھی۔

مگر دوسری جانب مصر میں اسلام کے خلاف جرائم کی ایک طویل تاریخ رکھنے والے اور غزہ کے محاصرے کا پروانہ فراہم کرنے والے شیخ اکبر نے نقاب پر پابندی کی راہ ہموار کرنے کے

لیے ایک یہودی ربی کو الازہر مدعو کیا۔

مغرب اسلامی میں عوام کے اموال لوٹنے والی اور فلسطین پر سمجھوتہ کرنے والی لادین حکومت فقہائے صلیب اور پیٹ کے پجاری تنخواہ دار علمائے سو کو مدد کے لیے پکار رہی ہے کہ اس کی تعریف کی جائے، اسے شرعی حکومت قرار دیا جائے اور مجاہدین کو ملعون ٹھہرایا جائے۔ اے میری محبوب امت مسلمہ یہ ہنسانے، رلانے والے تماشے اس وقت تک دہرائے جاتے رہیں گے جب تک جہاد، رباط اور ہجرت جاری ہے۔ یہ ایک عام سنت اور عالم گیر قانون ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا
وَنَصِيرًا ﴿٣١﴾ (الفرقان : ۳۱)

”اور اسی طرح ہم نے گنہ گاروں میں سے ہر پیغمبر کا دشمن بنا دیا اور تمہارا رہبر ہدایت دینے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔“

اشعار کا ترجمہ

اس نے آندھیوں کی موافقت میں فتویٰ دیا اور گمراہی کی صدا لگائی
صریح کفر کا ارتکاب کیا اور اسی کی صدا بھی لگائی
ہر جگہ آپ کو ایسے ہی داعی کی صدا سنائی دے گی
یعنی کسی جھوٹے کی اطاعت کی... یا پُر امن رہنے کی صدا
کوئی جگہ اُس فتنے کے سحر سے محفوظ نہیں ہے
جس نے چند ٹکڑوں کے عوض دین کا سودا کروایا
اس نے سونے کی چمک دیکھ کر اور تلوار سے ڈر کر فتویٰ دیا
نفس کی خواہشات و حسد بڑے ہی سرکش ہیں

دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

اے میری محبوب امت یہ ساری صورتِ حال اس شعور کو پھیلانے کا تقاضا کر رہی ہے جس کا میں نے پہلے ذکر کیا۔ تمام امتِ مسلمہ کو بالعموم اور اس کے برسرِ جہاد ہر اول دستوں کو بالخصوص اپنے گرد و پیش کے حالات سے لازماً آگاہی رکھنی چاہیے۔ ظاہری شان و شوکت اور بڑے بڑے ناموں سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے، بلکہ دعوت اور دعویٰ کی حقیقت کو پرکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ
خُشِبٌ مُسْنَلَةٌ يُحَسِّبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعُدُو فَاخْذِرْهُمْ
فَتَلَّهُمُ اللَّهُ أَلَىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿۴﴾ (المنافقون : ۴)

”اور جب تم ان (کے تناسب اعضاء) کو دیکھتے ہو تو ان کے جسم تمہیں (کیا ہی) اچھے معلوم ہوتے ہیں اور جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو تم ان کی تقریر کو توجہ سے سنتے ہو (مگر فہم و ادراک سے خالی) گویا لکڑیاں ہیں جو دیوار سے لگائی گئی ہیں (بزدل ایسے کہ) ہر زور کی آواز کو سمجھیں (کہ) ان پر (بلا آئی) یہ (تمہارے) دشمن ہیں ان سے بے خوف نہ رہنا! اللہ ان کو ہلاک کرے، یہ کہاں ہبکے پھرتے ہیں“۔

میری محبوب امتِ مسلمہ افغانستان اور عراق میں صلیبی حملہ آوروں کی آمد کے نو سال بعد آج آپ کے صالح مجاہد بیٹوں نے مار مار کر صلیبیوں کو زخموں سے چور کر رکھا ہے۔ وہ شدید مالی و جانی نقصان اٹھانے کے بعد اپنے ہوش کھو بیٹھے ہیں اور مکمل تباہی سے بچنے کے لیے راہ فرار ڈھونڈ رہے ہیں۔ سوائے میری محبوب امت! یہی اصل راستہ ہے، اس پر عمل پیرا ہو جائیے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَاتْلُوهُمْ يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصَرُّكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ..... (۳۰)

صُدُّوْ رَقُوْمٌ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَيُذْهِبْ عَيْطًا قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (التوبة: ۱۴، ۱۵)

”ان سے (خوب) لڑو اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں ڈالے گا اور رسوا کرے گا اور تم کو ان پر غلبہ دے گا اور مومن لوگوں کے سینوں کو شفا بخشنے گا۔ اور ان کے دلوں سے غصہ دور کرے گا اور جس پر چاہے گا رحمت کرے گا۔ اور اللہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے۔“

میں اپنی پوری امت کو بالعموم اور جہاد و رباط میں مصروف دستوں کو بالخصوص صلیبی جنگ کے نو سال پورے ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ان نو سالوں نے جہاد و رباط میں مصروف دستوں کو فاتح ثابت کیا ہے اور حملہ آور صلیبی افواج شکست و ذلت کے داغ و امن پہ سجائے شدید جانی و مالی خساروں سے ہلکاں ہیں۔

اصل فتح... شریعت سے چمٹے رہنا

اسی ضمن میں میں ساری دنیا میں مصروف جہاد اپنے مجاہد بھائیوں کو تاکید کرتا ہوں کہ اصل فتح اللہ تعالیٰ کی شریعت سے چمٹے رہنے اور اس کے نفاذ میں ذرہ برابر تساہل نہ کرنے میں ہے۔ اسی لیے مجاہدین کو مسلمانوں کے خون کی حرمت کے بارے میں انتہائی حریص ہونا چاہیے۔ انہیں اس بات کا اہتمام کرنا چاہیے کہ ان کی کارروائیاں شریعت اسلامی کے اصولوں کی روشنی میں انجام پائیں۔ اس مقصد کے لیے اپنی کارروائیوں کا ہر زاویے سے جائزہ لینا چاہیے۔ مجاہدین کو ایسی کارروائیوں سے برأت کرنی چاہیے جو ان کی طرف منسوب کی جاتی ہیں اور وہ واقعتاً ایسی کارروائیوں سے بری ہیں بھی، جن میں بازاروں، مساجد اور عوامی مقامات پر مسلمانوں کو نشانہ بنایا جائے۔

بلکہ ہم جہادی جمعوں کی بھی ایسی تمام کارروائیوں سے برأت کرتے ہیں جن میں مسلمانوں کی سلامتی کا خیال نہیں رکھا گیا۔ ہم نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے دین کی نصرت

اور حاکمیت کے لیے اپنے گھروں اور علاقوں سے ہجرت کی ہے اور قربانیاں دی ہیں۔

طاغوت سے تعاون لیے بغیر جہاد کی کامیابی

میری محبوب امت مسلمہ ان نو سالوں میں مفید سبق یہ ملتا ہے کہ صلیبیوں کے مقابلے میں مجاہدین کا استقامت دکھانا... اور انہیں ذلت اور درماندگی کی علامت بنا کر یوریا بستر گول کرنے پر مجبور کرنا... یہ سب تمام حکومتوں اور تنظیموں سے کامل دوری اختیار کر کے ہوا ہے۔ اسلامی ممالک کی حکومتیں تو غداری کرتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف اس صلیبی جنگ میں صلیب کے جھنڈے تلے کھڑی رہی ہیں۔ تنظیموں نے بھی راہ فرار اختیار کیے رکھی ہے بلکہ ان میں سے کچھ تو صلیبیوں کی کھٹ پتلی حکومتوں میں شامل رہی ہیں۔

ذرائع ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

اگر اس سے کچھ ثابت ہوتا ہے تو وہ امت مسلمہ کی قوت اور اس کی عظیم خوابیدہ طاقت ہے۔ عامۃ المسلمین کی ایک بڑی تعداد اپنی حکومتوں کی مخالفت میں کھڑی ہے۔ اگر ان کی حکومتیں اپنی فوجوں کو افغانستان میں صلیب کے جھنڈے تلے مسلمانوں کے قتل کے لیے بھیجتی رہی ہیں تو امت مسلمہ اپنے بیٹوں کو صلیبیوں کے خلاف جہاد کے لیے روانہ کرتی رہی ہے۔

جہاد حاضر اور پاکستانی و ترک مسلمان

پاکستان اور ترکی کے مسلمان اس کی واضح ترین مثالیں ہیں جہاں سے مجاہدین بڑی تعداد میں پروانوں کی طرح مسلسل افغانستان آتے رہے ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ ترک فوج کے عہدے دار افغانستان میں نیٹو افواج کی قیادت کرتے رہے ہیں جب کہ ترکی کے بہادر مجاہدین نے گھات لگا کر، استشہادی حملوں اور دیگر کارروائیوں کے ذریعے نیٹو افواج کو کاری زخم لگائے ہیں۔

ترکی کے مجاہدین نے اپنے آبا کی غیرت اور عظمت کا اعادہ کیا ہے جنہوں نے پانچ سو

فاتح امت اور شکست خوردہ صلیبی..... شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ..... (۳۲)

سال سے زائد عرصے تک اسلامی سرزمینوں کا دفاع کیا تھا۔ لہذا ترکی کے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ایسی حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں جو صلیبیوں کی اتحادی بن کر افغانستان میں مسلمانوں کے قتل میں شریک ہے۔

یہی معاملہ پاکستانی حکومت کا ہے جو آج صلیبی جنگ کی سب سے بڑی اتحادی ہے جب کہ پاکستانی مجاہدین شوق شہادت کی تڑپ میں بڑی تعداد میں مسلسل افغانستان کا رخ کر رہے ہیں۔

اور کون؟ بطل عظیم!، ابودجانہ الخراسانی شہیدؒ (نحسبہ کذلک واللہ حسیبہ) کے جرات مندانہ کارنامے کو بھلا سکتا ہے جنہوں نے اردن کی حکومت کو افغانستان کی سرزمین پر ایسا سبق سکھایا جسے وہ کبھی بھلانہ سکے گی۔

میری محبوب امت میں ایک بار پھر آپ کو گزشتہ نو سالوں کے ان مبارک نتائج پر اور اس فتح پر مبارک باد پیش کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اب بہت قریب ہے۔

وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۚ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ

الرَّحِيمُ ۝ (الروم: ۴، ۵)

”اور اس روز مومن خوش ہو جائیں گے۔ (یعنی) اللہ کی مدد سے وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ غالب (اور) مہربان ہے۔“

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين، و صلى الله على سيدنا

محمد و آله و صحبه و سلم۔

والسلام عليكم و رحمة الله و بركاته۔

